UNDP Pakistan

Centre for Peace and Development Initiatives

# خواتین کے ساتھ تشدد کا مسئلہ

## اس مسئلہ کے حوالے سے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

## حکومت کو کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

## ریاستی قوانین اور حکومتی اداروں کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کی ضرورت ہے:

- ☆ قانون شہادت کی کچھ متنازعہ شقوں کے باعث خواتین کو انصاف کے حصول میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس قانون کے تحت دو خواتین کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے چونکہ خواتین کے ساتھ کئی جرائم عموماً خاندان کی عورتوں کی موجودگی میں کئے جاتے ہیں اسلئے بہت ساری متاثرہ خواتین ناکافی گواہ ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کو ثابت نہیں کر پاتیں۔اس پسِ منظر میں ضروری ہے کہ اس قانون کا دوبارہ جائزہ لیا جائے اور انصاف کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے اس میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے
- ☆ قانون شہادت کے تحت زیادتی کے واقعات میں متاثرہ خاتون کو تفتیشی عمل کے دوران اپنی بیگناہی کے ثبوت کیلئے اپنی میڈیکل ہسٹری پیش کرنا پڑتی ہے جو کہ پیچیدہ اور مشکل امر ہے۔اور اس سے زیادتی کی شکار خواتین کو انصاف کے حصول میں مشکل پیش آتی ہے
- ☆ قصاص اور دیت کے قوانین کے تحت قتل اور انسانی جسم سے متعلق جرائم فریقین کے درمیان قابل راضی نامہ ہیں۔ ہمارے ملک میں موجود بہت ساری جاہلانہ رسوم کے پسِ منظر میں ان قوانین کا عموماً غلط استعمال کیا جاتا ہے اس لئے انصاف کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے ان قوانین کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے
- ☆ گھریلو تشدد کو جرم قرار دیا جائے، تشدد کے لفظ کی بہتر وضاحت کی جائے اور قانونی کاروائی کیلئے موئثر طریقہ کار بنایا جائے۔
- ☆ خطرناک آتش گیر مواد کی کھلی خرید وفروخت پر پابندی لگائی جائے اور اس کے لئے سخت قانون سازی کی جائے تاکہ خطرناک آتش گیر مواد کا غیر قانونی استعمال نہ ہو سکے
- ☆ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ خواتین تھانہ میں بغیر کسی خوف کے شکایت درج کروا سکیں ایک بہتر نظام متعارف کروایا جائے۔
- ☆ پولیس کو اس امر کا پابند کیا جائے کہ وہ متاثرہ خواتین کے مقدمات درج کرنے میں غفلت اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہ کریں۔
- ☆ ملک میں خواتین کے حقوق سے متصادم کئی غیر قانونی رسمیں موجود ہیں جن کا خاتمہ ضروری ہے
- ☆ خواتین کے ساتھ زیادتی کے واقعات میں پولیس کی مداخلت کے بغیر براہ راست میڈیکل چیک اپ کیلئے جدید سہولتوں والا نظام متعارف کرایا۔
- ☆ پولیس کے نظام میں اصلاحات کی جائیں خاص طور پر پولیس کی تفتیشی ستعداد کار کو بڑھانے کی اشد ضرورت ہے مزید یہ کہ پولیس تشدد کے واقعات کو روکنے کے لئے موئثر اقدامات کئے جائیں
- ☆ خواتین کے تھانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ خواتین پولیس آفیسرز کی بھرتیاں کی جائیں۔تاکہ بوقتِ ضرورت عورتیں پولیس سے رابطہ کرنے میں آسانی محسوس کریں
- ☆ مردانہ تھانوں میں بھی خواتین کے مقدمات نمٹانے اور تفتیشی امور سر انجام دینے کیلئے خواتین پولیس آفیسرز کو تعینات کیا جائے تاکہ خواتین اپنے مسائل کو رپورٹ کرنے کے لئے تھانوں میں جاتے ہوئے خوف محسوس نہ کریں
- ☆ تھانوں میں آنے والی متاثرہ خواتین کو قانونی رہنمائی فراہم کی جائے۔
- ☆ خواتین کے بحالی کے مراکز (دارالامان، کرائسز سینٹر، اور ڈسٹرس سینٹرز) کی خدمات کو بہتر بنایا جائے اور انکے لئے زیادہ وسائل مہیا کئے جائیں۔

> کوئی بھی قوم اسوقت تک آگے نہیں بڑھ سکتی جب تک کہ عورتیں مردوں کے ہم قدم نہ ہوں۔ہم فرسودہ روایات کا شکار ہیں۔یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے کہ ہماری خواتین گھروں کی چاردیواری میں قیدیوں کی طرح قید کردی گئی ہیں۔محمد علی جناح، علی گڑھ 10 مارچ 1944

- ☆ خواتین کی بحالی کیلئے ایسے پروگراموں کا اجراء کیا جائے جن کے ذریعے خواتین کی معاشی و سماجی حیثیت مستحکم ہو اور وہ معاشرے کا فعال حصہ بن سکیں۔
- ☆ جہاں ضروری ہو فیملی کورٹس کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور انکے اختیارات کو وسیع کیا جائے تاکہ وہ گھریلو تشدد کے مقدمات کی بھی سماعت کریں۔
- ☆ مصالحتی انجمنوں کو فعال ادارہ بنایا جائے اور یونین کونسل کی سطح پر خواتین کیلئے قانونی رہنمائی کا انتظام کیا جائے۔

## معاشرہ اور خاندان کی سطح پر تشدد کی روک تھام کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

- ☆ خاندان میں اس حقیقت کو تسلیم کرنا کہ مرد اور عورت برابر کے شہری ہیں اور ان کو برابر کے حقوق اور آزادیاں حاصل ہیں۔
- ☆ خاندان میں لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان تفریق نہ کرنا اور مساوی بنیادوں پر صحت و تعلیم کی ضرورتیں پوری کرنا اور ذرائع معاش کے مواقعوں تک رسائی کی اجازت دینا۔
- ☆ بچیوں کی بہتر نفسیاتی و جذباتی پرورش کرنا۔
- ☆ خاندان سے باہر ایسے ماحول کو فروغ دینا جس میں خواتین کو ہراساں نہ کیا جا سکے
- ☆ زندگی کے تمام شعبہ جات میں کام کرنے والی خواتین کے وقار اور عزت نفس کا خیال رکھنا اور انکی مخصوص ضروریات کا انتظام کرنا۔
- ☆ جہیز، وٹہ سٹہ اور دیگر فرسودہ رسموں کے خلاف آواز اٹھانا اور اپنے عمل سے معاشرے کیلئے مثال بننا۔
- ☆ بچیوں کو انکے شہری، عائلی اور وراثتی حقوق سے آگہی دینا اور انکے حقوق کی ادائیگی بھی کرنا۔
- ☆ لڑکوں کو لڑکیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی تربیت دینا اور خاندان میں اپنے عمل سے بہتر برتاؤ کر کے دکھانا۔
- ☆ متاثرہ خواتین جو اپنے حقوق کیلئے قانونی نظام کا سہارا لیں انکے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آنا اور انکی رہنمائی کرنا۔
- ☆ متاثرہ خواتین کی کردار کشی نہ کرنا اور انکی عزتِ نفس کا خیال رکھنا۔

UNDP Pakistan

Centre for Peace and Development Initiatives

t: +92 51 210 82 87, 211 23 15, 431 94 30
f: +92 51 210 15 94 e: info@cpdi-pakistan.org

A company setup under section 42 of the Companies Ordinance, 1984

www.cpdi-pakistan.org

> تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہیں۔ (صحیح بخاری)

## ابتدائیہ

ہمارا معاشرہ بہت ساری سماجی برائیوں کا شکار ہے لاقانونیت، بدعنوانی، عدم تحفظ، انتہاپسندی اور انسانی حقوق کی پامالی جیسے مسائل بڑھ گئے ہیں۔ شہریوں میں شدت پسندی، عدم برداشت اور جارحیت عام رویوں کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں۔ عام زندگی میں متشدد رویوں کا شکار کمزور لوگ اور طبقات زیادہ بنتے ہیں جو سماجی اور معاشی طور پر مستحکم نہیں ہوتے جیسے کہ خواتین۔ پاکستان میں خواتین کے ساتھ تشدد کے گھناؤنے واقعات اکثر سننے میں آتے ہیں باوجود اس کے کہ تشدد کے بہت سارے واقعات گھروں کے اندر ہی دبا دیئے جاتے ہیں تشدد کی شکار خواتین کو عموماً انصاف کے حصول میں مشکل ہوتی ہے اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ معاشرہ کے بہت سارے افراد خواتین کے ساتھ تشدد کو کسی حد تک جائز تصور کرتے ہیں۔

اکثر اوقات خواتین کے ساتھ تشدد کے واقعات رپورٹ ہی نہیں کئے جاتے، مقدمہ درج بھی ہو جائے تو ثبوت مہیا نہیں کئے جاتے، کئی مقدمات تفتیش کے عمل کے درمیان میں ہی ختم کر دیے جاتے ہیں، بعض صورتوں میں مقدمہ کی پیروی ہی نہیں کی جاتی اور مجرموں کا احتساب نہیں ہو پاتا۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مقدمات کی پیروی کرنے والی متاثرہ خواتین ناکافی وسائل، خوف اور سماجی لاتعلقی کے باعث خاموش ہوجاتی ہیں یا علاقہ چھوڑ کر گمنامی کی زندگی گزارتی ہیں۔ ان واقعات کی نوعیت سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ خواتین کی حیثیت ملک میں انتہائی پسماندہ ہے۔

خواتین پر تشدد قومی وسماجی مسئلہ ہے یہ خواتین کی معاشرے میں مساوی حیثیت، انکی ترقی کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں میں شرکت کے عمل میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے اداروں اور سماجی تنظیموں کے اعداد وشمار کے مطابق ملک میں گزشتہ برسوں میں خواتین کے ساتھ تشدد کے رپورٹ کئے گئے واقعات میں بہت اضافہ ہوا ہے 2010 میں جو واقعات رپورٹ ہوئے ان میں سے چند اعداد وشمار زیرِ نظر ہیں:

**تشدد کے رپورٹ کردہ اعداد وشمار:**

| تشدد کے واقعات کی نوعیت | تعداد |
|---|---|
| قتل | 719 |
| اغواء | 1099 |
| غیرت کے نام پر قتل | 280 |
| جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات | 65 |
| تیزاب پھینکنے اور جلانے کے واقعات | 40 |
| زنا بالجبر/اجتماعی زیادتی | 483 |
| گھریلو تشدد کے واقعات | 246 |
| دیگر جرائم | 852 |

عورت فاؤنڈیشن تشدد کی رپورٹ 2010

یہ اعداد وشمار صرف رپورٹ کئے گئے واقعات کے ہیں جو کہ اصل تعداد سے عموماً بہت کم ہوتے ہیں لیکن ان رپورٹ کردہ واقعات پر بھی ایک نظر ڈالنے کے بعد اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حالیہ برسوں میں خواتین کے ساتھ تشدد ہمارے معاشرے میں شدت اختیار کرتا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود بہت سارے لوگوں کے لئے اس کی شدت مکمل طور پر عیاں نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ہمارے اردگرد ہر طرف موجود ہے اور اس مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

## خواتین پر تشدد کا مسئلہ:

ہمارے معاشرے میں خواتین کے ساتھ روا رکھے جانے والے تشدد کی کئی ایسی شکلیں موجود ہیں جو رسم ورواج کے نام پر برسوں سے رائج ہیں اور بہت سارے لوگ انہیں زیادتی ہی نہیں سمجھتے۔ یہ رسم ورواج بعض صورتوں میں عورتوں کے قتل، زیادتی اور انکے ساتھ بہیمانہ سلوک کی اجازت بھی دیتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں۔ مثلاً غیرت کے نام پر عورت کے قتل کو جائز سمجھا جاتا ہے خواتین پر تیزاب پھینکنا، انکو جلانا یا قتل کرنا یہ تشدد کی خوفناک صورتیں ہیں اور انتہائی درجہ کے جرم ہیں جو کہ عزت اور غیرت نام پر کئے جاتے ہیں۔ انکے علاوہ بھی بہت سارے گھرانوں میں خواتین کے ساتھ جسمانی تشدد یعنی مار پیٹ اور بدسلوکی روزمرہ کا معمول ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ خاندان کے افراد قانون کو ہاتھ میں لینے اور اپنے گھر کی خواتین کے ساتھ ہر قسم کے تشدد کو جائز سمجھتے ہیں۔ خواتین پر تشدد کے حوالے سے کچھ حقائق درجِ ذیل ہیں:

- ☆ جنوبی ایشیا کی انسانی تحفظ کی رپورٹ کے مطابق 80 فیصد کے قریب پاکستانی خواتین تشدد کا شکار ہیں۔ تشدد کی یہ شرح خطے کے باقی ممالک کی نسبت زیادہ ہے
- ☆ خواتین سے متعلقہ تشدد کے بہت سارے واقعات کبھی رپورٹ نہیں کروائے جاتے۔
- ☆ چاہے معاملہ قتل کا ہو یا مار پیٹ کا خواتین کے ساتھ تشدد کو خاندانی عزت کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے اور اسے نجی معاملہ سمجھ کر چھپایا جاتا ہے۔
- ☆ ریاستی ادارے بھی خواتین پر ہونے والے تشدد کے واقعات کے خلاف ایکشن نہیں لیتے اور خاندانی معاملہ سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔
- ☆ خواتین کے ساتھ تشدد ہر سطح پر موجود ہے۔ چاردیواری کے اندر بھی اور چاردیواری سے باہر بھی
- ☆ خاندانوں میں غیرت کے نام پر کالا کالی، کاروکاری، توراتوری، سیاہ کاری جیسی قبیح رسموں کے تحت خواتین کو قتل کرنا، انکے جسمانی اعضا کاٹ دینا، انکی خرید وفروخت کرنا (والوار کی رسم) جیسی رسوم کئی علاقوں میں موجود ہیں
- ☆ خاندانی تنازعات کو حل کرنے کیلئے اپنے گھر کی خواتین کو بدل میں دینا، جہیز لینا اور دینا، خواتین کی قرآن سے شادی کر دینا، نوعمری میں زبردستی شادی کرنا، جبری جنسی تشدد کرنا اور جائیداد میں حصہ نہ دینا بھی تشدد کی کچھ اقسام ہیں جو ہمارے معاشرہ میں موجود ہیں
- ☆ چاردیواری کے باہر خواتین کو ہراساں کرنا، زیادتی کرنا، اغواء کرنا، تیزاب پھینکنا، کام کرنے یا ملازمت کی جگہ پر جنسی حوالے سے ہراساں کرنا، جبری جسم فروشی کرانا اور انکی خرید وفروخت جیسے واقعات بھی وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔
- ☆ ایسی چند خواتین جو تشدد سے نجات کیلئے قانونی کاروائی کی کوشش کرتی ہیں ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں ان پر تیزاب پھینک کر انکا چہرہ خراب کر دینے کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔

> **جنوبی ایشیا کی انسانی تحفظ کی رپورٹ کے مطابق 80 فیصد کے قریب پاکستانی خواتین تشدد کا شکار ہیں۔ تشدد کی یہ شرح خطے کے باقی ممالک کی نسبت زیادہ ہے**

خواتین پر ہونے والے ان مظالم کے حوالے سے انصاف کا حصول انتہائی مشکل کام ہے اور اس ضمن میں خواتین کو بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً:

- ☆ خواتین کے پولیس اسٹیشن بہت کم ہیں جب کہ عام پولیس اسٹیشنوں میں خواتین پولیس افسروں اور اہلکاروں کو تعینات نہیں کیا جاتا اس لئے خواتین کو بوقتِ ضرورت عموماً مرد پولیس افسروں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے جو کہ خواتین کے مسائل کو حل کرنے پر پوری توجہ نہیں دیتے
- ☆ ظلم سے متاثرہ خاتون اپنی شکایت اور مقدمہ درج کرانے کیلئے پولیس سے رجوع کرتی ہے تو کئی دفعہ پولیس مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔
- ☆ کئی دفعہ پولیس خواتین کے ساتھ ہونے والے جرم کی تمام معلومات ہونے کے باوجود کاروائی نہیں کرتی۔
- ☆ بعض اوقات جرم کی رپورٹ درج کروانے والی خواتین کے ساتھ پولیس کا رویہ مناسب نہیں ہوتا اور انہیں ہراساں کیا جاتا ہے۔
- ☆ متاثرہ عورت قانونی کاروائی کا آغاز کرے تو ناقص قانون کا سہارا لیکر جرم چھپایا جاتا ہے یا اسی خاتون کو کسی جھوٹے مقدمہ میں پھنسا دیا جاتا ہے۔
- ☆ معاشرہ کی اَن پڑھ اور غریب خواتین کو خاص طور پر انصاف کے حصول میں مشکلات پیش آتی ہیں

> **بیشتر قومیں اس حقیقت کو سمجھ چکی ہیں کہ ترقی کے لئے پہلا قدم عورتوں کو برابری کا مقام دینا ہے۔ (کوفی عنان)**

## خواتین کے ساتھ تشدد کی وجوہات:

- ☆ خواتین کی سماج میں کمتر حیثیت ہے جس میں انہیں شہری نہیں بلکہ نجی ملکیت جیسے (زر اور زمین) کی طرح بے جان شے سمجھا جاتا ہے۔
- ☆ معاشرے میں جاہلیت کے زمانوں کے بے رحم رسوم ورواج موجود ہیں۔ جن کے تحت خواتین کے ساتھ تشدد کو جائز قرار دیا جاتا ہے
- ☆ ایسے امتیازی قوانین موجود ہیں جو ناقص ہیں اور خواتین کے ساتھ تشدد کو ختم کرنے میں معاون نہیں ہیں بلکہ اسے بڑھاوا دیتے ہیں
- ☆ خواتین کی اکثریت ایسے قوانین کے بارے میں نہیں جانتیں جو انکو تشدد سے محفوظ رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔
- ☆ قانون اور انصاف تک رسائی مشکل اور مہنگا عمل ہے جس کی وجہ سے بہت ساری متاثرہ خواتین قانونی خدمات حاصل نہیں کر پاتیں۔
- ☆ حکومتی ادارے خصوصاً پولیس اور عدالتیں متعصّبانہ رویوں، فرسودہ قانونی نظام اور اس میں موجود پیچیدگیوں کے پیش نظر خواتین کو تشدد سے محفوظ رکھنے میں ناکام ہیں۔
- ☆ تحفظ اور انصاف فراہم کرنے والے اداروں (پولیس، عدلیہ، میڈیا اور محکمہ صحت) سے متعلق افراد صنفی حوالے سے غیر حساس ہیں اور متاثرہ خواتین کو بہتر خدمات فراہم نہیں کرتے۔
- ☆ متاثرہ خواتین کی پناہ اور بحالی کے ادارے (دارالامان، کرائسز سنٹرز، شیلٹر ہومز) بہتر سہولیات اور اور ماحول مہیا نہیں کرتے۔
- ☆ معاشرے کے بااثر سیاسی، مذہبی اور سماجی رہنما خواتین کے ساتھ تشدد کے عمل کی حوصلہ شکنی نہیں کرتے۔ بلکہ کئی دفعہ اسے بڑھاوا دیتے ہیں

## سفارشات:

تشدد کسی بھی ذی روح مرد، عورت اور بچہ حتیٰ کہ اگر جانور کے ساتھ بھی کیا جائے تو کسی بھی ملک کا آئین، قانون اور مذہب اسکی اجازت نہیں دیتا۔ یہ عمل اخلاقی قدروں، مہذب رویوں اور شہریت کے تمام اصولوں کے متضاد ہے۔ ہر معاشرہ اسکی ممانعت کرتا ہے۔ تشدد کا خاتمہ ممکن ہے۔ اس سماجی برائی کو ختم کرنے کیلئے دو حوالوں سے تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

- ☆ ریاستی قوانین اور حکومتی اداروں میں
- ☆ معاشرتی اقدار اور رویوں میں

> **وہ معاشرہ کبھی بھی خوشحال نہیں ہوسکتا جسکی نصف آبادی آزاد ہو اور نصف قید۔ انسانی تحفظ کے مفاد کیلئے اولین شرط عورتوں کا بااختیار اور محفوظ ہونا ہے۔ ڈاکٹر محبوب الحق**